گود لینے والا شخص لے پالک بچے کو کوئی چیز گفٹ کرے تو ہو جائے گی؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ جس شخص کی اولاد نہ ہو تو وہ کسی کا بچہ گود لے لیتا ہے، پھر گود لینے کے بعد بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گود لینے والا چاہتا ہے کہ میرے بعد اس بچے کو کوئی پریشانی نہ ہو اس لئے وہ اپنی مرضی اور رضامندی سے اپنی کچھ متعین جائیداد اس نابالغ بچے کو ہبہ کر دیتا ہے۔ نابالغ بچے کا جو حقیقی والد ہے وہ بھی موجود ہوتا ہے مگر حقیقی والد جب اپنے بچے کو کسی کے ہاں پرورش کے لیے اس کے قبضے میں دے دیتا ہے تو اس بچے سے لاتعلق ہو جاتا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ اب مجھ پر اس بچے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، ساری ذمہ داری گود لینے والے کی ہے کہ اسی کے قبضے میں ہی بچہ ہے، اس لئے گود لینے والا شخص جب اپنی کوئی جائیداد اس نابالغ کے نام ہبہ کرواتا ہے تو حقیقی والد کا کوئی قبضہ نہیں دیا جاتا۔ سوال یہ ہے کہ حقیقی والد کے قبضے کے بغیر کیا نابالغ اس جائیداد کا مالک بنے گا جو گود لینے والے نے اس کے نام ہبہ کی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مفتیٰ بہ قول کے مطابق پرورش کرنے والے نے جو متعین جائیداد نابالغ کو ہبہ کی ہے، نابالغ اس جائیداد کا مالک بن جائے گا، اگرچہ وہ جائیداد حقیقی والد کے قبضے میں نہ دی جائے بلکہ گود لینے والے کے قبضے میں ہی رہے، کیونکہ جس کو نابالغ پر ولایت حاصل ہو، اس کے محض عقدِ ہبہ کرتے ہی نابالغ مالک بن جاتا ہے، اس کے ولی کا قبضہ، نابالغ کا قبضہ شمار ہوتا ہے۔ یہاں پر بھی پرورش کرنے والا مفتی بہ

قول کے مطابق، باپ کی موجودگی میں بھی نابالغ کی طرف سے قبضہ کا ولی قرار پاتا ہے اور اس کی طرف سے ہبہ پر قبضہ کر سکتا ہے، لہذا نابالغ اس جائیداد کا مالک بن جائے گا۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ پرورش کرنے والا جیسے نابالغ کا بھائی، ماں یا کوئی اجنبی، کیا نابالغ کے باپ کی موجودگی میں نابالغ کی طرف سے قبضہ کا ولی بن سکتا ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے۔ **بعض مشائخ کرام** جیسے امام فخر الاسلام علی البزدوی رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ جب نابالغ، ان کی پرورش میں ہے تو یہ افراد نابالغ کو دیے جانے والے ہبہ پر بھی قبضہ کر سکتے ہیں اگرچہ باپ موجود ہو، جیسا کہ اگر نابالغہ کا نکاح کسی سے کر دیا جائے اور نابالغہ اس کے پاس بھیج بھی دی جائے تو اب باپ کی موجودگی میں بھی نابالغہ کا شوہر، نابالغہ کو دیے جانے والے ہبہ پر قبضہ کر سکتا ہے، کیونکہ نابالغہ اس کی پرورش میں ہوتی ہے۔ **بعض مشائخ کرام** جیسے امام شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ نابالغہ کا شوہر تو باپ کی موجودگی میں نابالغہ کے ہبہ پر قبضہ کر سکتا ہے مگر دیگر افراد باپ کی موجودگی میں نابالغ کے ہبہ پر قبضہ نہیں کر سکتے۔ امام قاضی خان رحمہ اللہ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے اور اسی کو صحیح فرمایا ہے کہ جس کی عیال میں بھی نابالغ ہو وہ نابالغ کو دیے گئے ہبہ پر قبضہ کر سکتا ہے اگرچہ باپ موجود ہو۔ اسی قول کو علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے ترجیح دی اور امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو ترجیح دے کر اسی کے مطابق فتوی دیا ہے۔

اس تفصیل کے دلائل:

جب نابالغ پر ولایت ہو، اس کے محض عقدِ ہبہ سے ہی ہبہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(هبة من له ولاية على الطفل فی الجملة تتم بالعقد) لو الموهوب معلوما و كان فی يده أو يد مودعه، لأن قبض الولی ينوب عنه، والأصل أن كل عقد يتولاه الواحد يكتفى فيه بالايجاب" ترجمہ: جسے بھی بچے پر ولایت حاصل ہو، اس کا بچے کو ہبہ کرنا، محض عقد سے ہی مکمل ہو جاتا ہے جبکہ جو چیز ہبہ کی جا رہی ہے وہ معلوم ہے اور ہبہ کرنے والے کے قبضہ میں ہو یا اس کے مودَع کے قبضہ میں ہو، کیونکہ ولی کا

قبضہ ہی بچے کی طرف سے قبضہ کہلائے گا۔ اس میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ عقد جو ایک شخص سے ہی مکمل ہو جاتا ہے، اس میں ایجاب کر دینا ہی کافی ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الھبۃ، جلد 8، صفحہ 498، مطبوعہ بیروت)

پرورش کرنے والا، نابالغ کے باپ کی موجودگی میں نابالغ کی طرف سے قبضہ کر سکتا ہے یا نہیں، اس کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: "فمن المشايخ من سوى بين الزوج والجد والأم والأخ الذي يعوله و قالوا: يصح القبض من هؤلاء على الصغير، وان كان الأب حاضرا، وماذكر من الشرط وقع اتفاقا في الكتب واليه ذهب الشيخ الامام الأجل الزاهد فخر الإسلام علي البزدوي ومنهم من فرق بين الزوج وغيره، وقال يصح قبض الهبة عليها من الزوج حال حضرة الأب ولا يصح قبض غيره حال حضرة الأب وان كان الصغير في عياله، واليه ذهب الشيخ الامام شمس الأئمة السرخسي، وجه ما ذهب اليه فخر الاسلام: أن الزوج انما ملك القبض حال حضرة الأب بسبب العول موجود في حق هؤلاء۔" ترجمہ: بعض مشائخ رحمھم اللہ نے نابالغ کی پرورش کرنے والوں میں شامل شوہر، دادا، ماں اور بھائی، سب کا ایک ہی حکم بیان فرمایا ہے کہ نابالغ کی طرف سے ان افراد کا قبضہ درست ہے اگرچہ نابالغ کا باپ موجود ہو۔ کتب فقہ میں جو یہ شرط ذکر کی گئی ہے (کہ باپ، باپ کا وصی، دادا، دادا کا وصی نہ ہوں تو پرورش کرنے والے نابالغ کی طرف سے قبضہ کر سکتے ہیں) یہ شرط اتفاقی ہے۔ اسی کو شیخ، امام اجل فخر الاسلام علی بزدوی رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔ بعض مشائخ رحمھم اللہ نے شوہر اور دیگر پرورش کرنے والے افراد میں فرق کیا ہے اور فرمایا: باپ کی موجودگی میں نابالغہ کی طرف سے اس کے شوہر کا قبضہ کرنا تو درست ہے مگر دیگر افراد کا باپ کی موجودگی میں نابالغ کی طرف سے قبضہ کرنا درست نہیں ہے اگرچہ نابالغ ان کی پرورش میں ہو۔ اس مؤقف کو شیخ امام شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔ امام فخر الاسلام رحمہ اللہ کے مؤقف کی وجہ یہ ہے کہ شوہر کو، باپ کی موجودگی میں نابالغہ کی طرف سے قبضہ کرنے کی اجازت ملنے کا سبب، نابالغہ کی پرورش کرنا ہے اور یہی سبب دیگر افراد کے حق میں بھی موجود ہے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الھبۃ، جلد 6، صفحہ 252، مطبوعہ بیروت)

فتاوی قاضی خان میں ہے : ”ولو کان الصغیر فی عیال الجد او الاخ او الام او العم، فوھب لہ ھبۃ، فقبض الھبۃ من کان الصغیر فی عیالہ والاب حاضر، اختلف المشائخ رحمھم اللہ تعالیٰ فیہ، قال بعضھم: لا یجوز، والصحیح ھو الجواز کما لو قبض الزوج و ابو الصغیرۃ حاضر۔۔۔و کذا لو کان الصغیر فی عیال اجنبی، کان لذلک الاجنبی حق القبض۔“ **ترجمہ : اگر نابالغ، دادا یا بھائی یا ماں یا چچا کی پرورش میں ہو اور اسے کوئی چیز ہبہ کی جائے اور نابالغ کے باپ کی موجودگی میں، ہبہ پر قبضہ وہ کرے جس کی پرورش میں نابالغ ہو، تو اس میں مشائخ رحمھم اللہ کا اختلاف ہے، بعض نے فرمایا یہ جائز نہیں ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے جس طرح نابالغہ کو کوئی چیز ہبہ کی گئی اور اس کے شوہر نے نابالغہ کے باپ کی موجودگی میں قبضہ کیا (تو جائز ہے۔)۔۔۔ اسی طرح اگر نابالغ، اجنبی کی پرورش میں ہو تو اس اجنبی کو بھی قبضے کا حق حاصل ہے۔** (فتاوی قاضی خان جلد3، صفحہ 151، مطبوعہ بیروت)

ردالمحتار میں ہے : ”لو قبض لہ من ھو فی عیالہ مع حضور الاب، قیل لا یجوز و قیل یجوز، وبہ یفتی۔ مشتمل الاحکام۔ والصحیح الجواز کما لو قبض الزوج والاب حاضر۔ خانیہ۔ والفتوی علی انہ یجوز۔ اسروشنی۔ فقد علمت ان الھدایۃ والجوھرۃ علی تصحیح عدم جواز قبض من یعولہ مع عدم غیبۃ الاب، وبہ جزم صاحب البدائع، وقاضیخان وغیرہ من اصحاب الفتاوی صححوا خلافہ، و کن علی ذکر مما قالوا لا یعدل عن تصحیح قاضیخان، فانہ فقیہ النفس، ولا سیما و فیہ ھنا نفع للصغیر، فتامل عند الفتوی۔“ **ترجمہ : اگر بچے کے ہبہ پر باپ کی موجودگی میں، اس نے قبضہ کیا، جس کی پرورش میں بچہ ہے تو ایک قول کے مطابق یہ جائز نہیں ہے اور ایک قول کے مطابق جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ (اسی طرح مشتمل الاحکام میں ہے)۔ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے جس طرح باپ کی موجودگی میں نابالغہ کا شوہر قبضہ کرسکتا ہے۔ (اسی طرح خانیہ میں ہے)۔ فتوی اس پر ہے کہ یہ جائز ہے۔ (علامہ اسروشنی رحمہ اللہ نے یہ ذکر کیا ہے)۔ تو نے جان لیا کہ ہدایہ اور جوہرہ میں اس قول کی تصحیح کی گئی ہے کہ جب باپ غائب نہ ہو، موجود ہو تو پرورش کرنے والے کا قبضہ کرنا، جائز نہیں ہے۔ صاحب بدائع نے اسی پر جزم فرمایا۔ امام قاضی خان**

اور دیگر اصحاب فتاوی نے اس کے خلاف کو صحیح قرار دیا ہے، اور تجھے مشائخ کا وہ قول یاد رہے کہ امام قاضی خان رحمہ اللہ کی تصحیح سے عدول نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ فقیہ النفس ہیں، خصوصا یہاں تو بچے کا نفع بھی ہے۔ لہذا فتوی دیتے وقت غور و فکر کریں۔ (رد المحتار جلد، کتاب الھبہ، جلد 8، صفحہ 500، مطبوعہ بیروت)

العقود الدریہ میں ہے: ”(أقول) فقد اختلف التصحيح كما ترى و أنت على علم مما قاله العلامة قاسم من أن قاضي خان من أجل من يعتمد على تصحيحه، لأنه فقيه النفس و قد صحح جواز قبض من يعول الصغير ولو مع حضرة الأب لأنه نفع محض للصغير و يشهد له صحة قبول الصغير بنفسه اذا كان مميزا ولو كان الأب حاضرا و أيضا قد وجدت دلالة تفويض الأب أمور الصبي الى من يعوله كما مر في الزوجة الصغيرة بعد الزفاف فليكن العمل على هذا القول و لا سيما و قد صحح بلفظ الفتوى و هي آكد ألفاظ التصحيح و في القهستاني عن المضمرات أنه المختار و المضمرات من الشروح فانه شرح القدوري و ظاهر كلام الشيخ علاء الدين اختياره حيث نقل تصحيحه عن البرجندي مستدركا على ظاهر عبارة متن التنوير“ ترجمہ: میں کہتا ہوں: تصحیح میں اختلاف ہوگیا جیسا کہ تو نے دیکھا، اور تجھے وہ بھی معلوم ہے جو علامہ قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قاضی خان رحمہ اللہ ان عظیم فقہاء میں سے ہیں جن کی تصحیح پر اعتماد کیا جاتا ہے، کیونکہ وہ فقیہ النفس ہیں، انہوں نے ہی اس کی تصحیح کی کہ نابالغ کی پرورش کرنے والے کا نابالغ کے ہبہ پر قبضہ کرنا، جائز ہے اگرچہ باپ موجود ہو، کیونکہ یہ نابالغ کیلئے محض نفع والا معاملہ ہے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ نابالغ اگر سمجھدار ہو تو وہ خود اس کا قبضہ کرنا بھی درست ہے، اگرچہ باپ موجود ہو، نیز دلالۃً یہ بھی ثابت ہے کہ باپ، بچے کے سارے معاملات پرورش کرنے والے کو ہی سونپ دیتا ہے، لہذا اسی قول پر عمل ہونا چاہیے، خصوصا جبکہ اس قول کی تصحیح ”فتوی“ کے لفظ سے کی گئی ہے جو کہ تصحیح کے تمام الفاظ میں سے زیادہ تاکید والا ہے۔ قہستانی میں مضمرات کے حوالے سے ہے کہ یہی قول مختار ہے اور مضمرات شروحات میں سے ہے کیونکہ یہ قدوری کی شرح ہے اور شیخ علاء الدین رحمہ اللہ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے کہ انہوں نے اسی قول کو اختیار کیا ہے کیونکہ انہوں نے

تنویر الابصار کے متن کی عبارت کے ظاہر پر استدراک کرکے امام برجندی رحمہ اللہ سے اسی قول کی تصحیح نقل کی ہے۔ (العقود الدریہ، کتاب الھبۃ جلد 2، صفحہ 155، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نابالغہ نواسی اگر نانی کے پاس رہتی تھی، نانی کے قبضہ میں تھی، تو جو ہبہ اس کیلئے ہوا، نانی کا اس پر قبضہ جائز و موجب تمامی ہبہ تھا۔ اگر ہبہ مشاع نہ ہوتا **تو اس صورت میں باپ کا اسی شہر میں موجود ہونا، نانی کے قبضہ کا مانع نہیں، یہی صحیح ہے اور اسی پر فتوی**، ہاں اگر نواسی اس کے قبضہ میں نہ ہو تو باپ کے ہوتے نانی وغیرہ کسی کا قبضہ جائز نہیں۔" (فتاوی رضویہ جلد 19، صفحہ 339، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0007

تاریخ اجراء: 09 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/06 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net